Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدھ 5- جولائی 2000ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

بدھ 5 جولائی 2000ء - 2- ربیع الثانی 1421 ہجری- 5 وفا 1379 ہش۔ جلد 50-85 نمبر150

نیک بات کا ابلاغ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو شاداب رکھے جس نے میری بات سنی اور اسے یاد رکھا اور ان لوگوں تک پہنچایا جنہوں نے وہ بات مجھ سے نہیں سنی۔ 3 باتوں میں مومن کا دل خیانت نہیں کرتا۔ اللہ کے لئے اخلاص سے عمل کرنا۔ اپنے ائمہ کی خیر خواہی کرنا اور جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا۔

(سنن ترمذی کتاب العلم باب الحث علی تبلیغ السماع)

جلسہ سالانہ بیلجیئم کے موقع پر خواتین سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب 3 جون 2000ء

رحمت کا تقاضا ہے کہ دوسروں کے عیب دیکھ کر نصیحت اور دعا کی جائے

نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرو برکتیں اسی سے آتی ہیں

صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی پرزور نصیحت

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

بیلجیئم۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیلجیئم کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 3 جون کو خواتین سے خطاب فرمایا اس خطاب کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے نے 28 جون کو شام سوا پانچ بجے (پاکستانی وقت) ٹیلی کاسٹ کی۔

چغل خوری سے بچو

حضور ایدہ اللہ نے خواتین کو چغل خوری اور غیبت سے باز رہنے کے بارے میں نصائح فرمائیں اور احادیث نبوی اور ارشادات حضرت مسیح موعود پیش فرما کر ان کی لطیف تشریح فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بدترین آدمی وہ ہے جو دو منہ رکھتا ہے یعنی ایک سے کچھ بات کی اور دوسرے سے کچھ اور بات کی حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دنیا میں بہت سے فتنے اس لئے ہوتے ہیں کہ لوگ دو منہ رکھتے ہیں۔ ایک اور حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ چغلی نیکی کو کھا جاتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا چھوٹی سی لذت بعض اوقات انسان کو سارے اعمال کی جزا سے محروم کر دیتی ہے۔ ایک اور حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا بھی نظر آجاتا ہے اور اپنی آنکھ کا شہتیر بھی نظر نہیں آتا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ وہ محاورہ ہے جو ساری دنیا میں پھیل چکا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ دوسرے کا معمولی نقص بھی بیان کر دیا جاتا ہے اور اپنے اندر کا بھاری نقص بھی بیان نہیں ہوتا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج کا خطاب چونکہ خاص خواتین سے ہے اس لئے اس میں ایسی باتیں بیان کر رہا ہوں جو خصوصاً عورتوں کے لئے ہیں۔

عیب نہ پھیلاؤ

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات بیان فرمائے جن میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ قرآن کی یہ تعلیم ہرگز نہیں کہ دوسروں کے عیب دیکھ کر ان کو پھیلاؤ اور دوسروں سے اس کا تذکرہ کرتے رہو رحم کا تقاضا ہے کہ نصیحت کی جائے ساتھ دعا بھی کی جاوے دعا میں بڑی تاثیر ہے۔ خدا کا نام ستار ہے۔ خود بھی ستار بننے کی کوشش کرو اور دوسروں کے عیوب پر پردہ ڈالو۔

تکبر نہ کرو

حضرت مسیح موعود نے عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ عورتوں میں چند عیب کثرت سے ہیں۔ مثلاً یہ کہ شیخی کرنا کہ ہم ایسے ہیں ویسے ہیں قوم پر فخر کرنا۔ کوئی غریب عورت پاس آبیٹھے تو اس سے نفرت کرنا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا زمیندار عورت کے پاس کوئی غریب کپڑوں والی عورت آکر بیٹھ جائے تو اس سے سکڑ کر بیٹھتی ہیں۔ اور دوسری عورتوں سے اشارے میں کہتی ہیں کہ اس نے کیسے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ زیور تو کوئی ہے نہیں۔ حضرت صاحب نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک عورت نے بڑی اچھی انگوٹھی بنوائی اس میں بہت اچھا نگ لگوایا مگر کسی نے نوٹس نہ لیا۔ اب بات مبالغہ آمیز ہے مگر بڑی دلچسپ ہے۔ آخر اس نے خود اپنے گھر کو آگ لگا دی۔ سب کچھ جل گیا۔ اس کے پاس عورتیں ہمدردی کے لئے آئیں تو کہنے لگی کہ اس انگوٹھی کے سوا کچھ نہیں بچا۔ تب پہلی دفعہ لوگوں نے نوٹس لیا۔

حضرت مسیح موعود کے پاس ہندو عورتیں بھی اپنے گلے شکوے لے کر آیا کرتی تھیں ایسی ہی ایک ہندو عورت نے دوسری کا گلہ کیا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا یہ بہت بری عادت ہے جو عورتوں میں بہت پائی جاتی ہے۔ مردوں کو اپنے کاموں میں مصروف ہونے کی وجہ سے بہت کم اس کا موقعہ ملتا ہے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہاں بیلجیئم میں تو نہیں ہمارے پاکستان کے بعض علاقوں میں مردوں میں بھی یہ عادت بہت پائی جاتی ہے۔ رات کو مل بیٹھتے ہیں اور ان کو کھانا ہضم نہیں ہوتا جب تک رات کی آخری چغلیاں نہ کرلیں یہ عادت مردوں میں بھی بہت پائی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک شخص نے دوسرے کو گنہگار دیکھ کر کہا کہ تو دوزخ میں جائے گا۔ قیامت کے دن اللہ اس سے پوچھے گا کہ میرا اختیار تو نے کیوں لے لیا؟ کسی کو دوزخ یا جنت میں بھیجنا تو میرا اختیار ہے۔ تو بھیجنے والا کون ہے۔ انسان کو چاہئے کہ سوچے کہ میں خود ہی اس عمل کا شکار نہ ہو جاؤں۔

تعاون کی ضرورت

حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان کرتے

باقی صفحہ 2 پر

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ محترمہ طاہرہ منور صاحبہ بنت مکرم قریشی منور احمد صاحب نے سندھ یونیورسٹی کے امتحان ایم۔ ایس سی زوالوجی منعقدہ 1999ء میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے عزیزہ طاہرہ منور صاحبہ مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب آف سکھر کی پوتی ہیں جن کو راہ مولیٰ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیزہ کے لئے اور جماعت کے لئے بابرکت فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کا شاندار نتیجہ میٹرک

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کا میٹرک کا نتیجہ سو فیصد رہا۔ امتحان میں 77 طلباء و طالبات شامل ہوئے جن میں سے 68 فرسٹ ڈویژن، 9 سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ 52 طلباء و طالبات نے 70 فیصد سے زائد نمبر حاصل کئے۔ فیصل آباد بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کا یہ بہترین رزلٹ ہے۔ یاد رہے امسال فیصل آباد بورڈ کے پاس ہونے والے امیدواروں کا تناسب 23 ء 56 فیصد، سرگودھا بورڈ کا 46 ء 49 فیصد۔ لاہور بورڈ 34 ء 50 فیصد جبکہ گوجرانوالہ بورڈ کے پاس ہونے والے امیدواروں کا تناسب 99 ء 50 فیصد رہا ہے۔ خدا کے فضل سے 19 طلباء و طالبات 80 فیصد سے زائد نمبر حاصل کر کے نظارت تعلیم ربوہ کی طرف سے وظیفہ کے حقدار قرار پائے تینوں سیکشنوں کے علیحدہ علیحدہ نتیجہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اردو میڈیم (بوائز)

○ اس سیکشن سے 33 طلباء امتحان میں شامل ہوئے 31 نے فرسٹ ڈویژن اور 2 طلباء نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کی۔ 4 طلباء نے 700 سے زائد نمبر حاصل کئے۔ پوزیشن لینے والے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 1

ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ انسان ہمیشہ نمونے اور تعاون کا محتاج ہوتا ہے ہمارے ہاتھ پاؤں کان آنکھ وغیرہ اعضاء اور دیگر اندرونی بیرونی طاقتیں ایسے طرز پر واقع ہوئی ہیں کہ جب تک مل کر کام نہ کریں کام نہیں بنتا انسان کی فطرت کا یہ خاصہ ہے کہ ہر حصہ دوسرے حصے کے تعاون کا محتاج ہے۔ اگر دائیں طرف فالج ہو جائے تو اس کا مطلب ہے کہ دائیں حصے نے بائیں حصے سے تعاون کرنا چھوڑ دیا ہے۔ ساری اندرونی طاقتیں صحت کو قائم رکھنے کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کرتی ہیں۔ جو کام دو ہاتھ مل کر کرتے ہیں وہ ایک ہاتھ سے نہیں ہو سکتا۔ جس راستے کو دو پاؤں طے کرتے ہیں وہ ایک سے طے نہیں ہو سکتا۔ تمام کامیابی معاشرت کے باہمی تعاون پر منحصر ہے۔ ایک اکیلا شخص کچھ نہیں کر سکتا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ آپ سب کا نظام جماعت سے تعاون ہے

کہ ساری دنیا میں ترقیات حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ کسی اکیلے کا کام نہیں۔ ممکن نہیں کہ کوئی کام ایک دوسرے کے بغیر خوش اسلوبی سے ہو سکے بالخصوص جب بہت عظیم کام کرنے ہوں۔ جو عوام الناس کے لئے بہت فائدہ کا موجب ہوں۔ انبیاء افعال خیر میں سب سے بڑھ کر ہوتے ہیں لیکن ان کو بھی رعایت اسباب کے لئے من انصاری الی اللہ کہنا پڑتا ہے۔ اللہ چاہے تو اکیلے نبی بھی غلبہ پالیں۔ اس لئے کہ اللہ کا ان سے وعدہ ہے کہ وہ لازماً غالب ہوں گے۔ مگر حضرت عیسیٰ کو من انصاری الی اللہ کی آواز بلند کرنی پڑی۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی دعاؤں کے فیض سے اگرچہ انقلاب برپا کیا مگر دنیا کا تعاون آپؐ نے بھی حاصل کیا۔

اخوت چاہئے

اپنی جماعت کو نصائح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا دیکھو وہ جماعت' جماعت نہیں جو ایک دوسرے کو کھائے۔ جہاں چار آدمی مل کر بیٹھیں کمزوروں کو حقارت سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہئے ایمان میں اخوت اور وحدت چاہئے۔ اس سے محبت اور برکات حاصل ہوتی ہیں۔ ہمدردی محبت اور اخوت کو عام کریں۔ تمام عادتوں پر رحم ہمدردی اور پردہ پوشی کو مقدم کیا جائے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایسی گرفت نہیں ہونی چاہئے جو دل شکنی کا موجب ہو۔

مسیح موعود کا نمونہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مسیح موعود ایسی دل شکنی کی باتیں نہیں کیا کرتے تھے۔ کسی سے کوئی برتن ٹوٹ گیا تو اس کی دلداری کرتے ایک دفعہ آپ کا لکھا ہوا ایک قیمتی مسودہ ایک بچے نے جلا دیا۔ حضرت مسیح موعود نے الٹا اس بچے کی دلداری شروع کر دی۔ اور فرمایا کہ اللہ کا منشاء تھا کہ میں اس سے بہتر لکھوں۔ یہ حضرت مسیح موعود کا عظیم خلق اور قابل تقلید نمونہ ہے۔ اپنے رفقاء کو بھی آپ نے یہی بات سکھائی تھی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ الحمدللہ جماعت میں عالمی اخوت کے نمونے نظر آتے ہیں۔ تاہم بعض کمزوریاں پھر بھی موجود ہیں۔ ان سے صرف نظر نہیں کرنا چاہئے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرو۔ خدا کے فضل اور برکات یہیں سے آتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور قرآن شریف کی پیروی اختیار کرو۔ اگر اس طریق کو اختیار کرو گے تو ساری دنیا بھی مل کر چاہے تو تم کو ہلاک نہیں کر سکے گی۔ کیونکہ خدا تمہارا مددگار ہوگا۔

تعلیم القرآن

حضرت مسیح موعود نے قرآن کی طرف بہت توجہ فرمائی قرآن کی محبت میں جو منظوم کلام آپ نے ارشاد فرمایا ساری دنیا میں کہیں نہیں ملتا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پاکستان سے بہت سی ایسی خواتین آئی ہوئی ہیں جو صحیح تلفظ سے قرآن پڑھ بھی سکتی ہیں اور سکھا بھی سکتی ہیں۔ کئی کو ترجمہ بھی آتا ہوگا۔ نئی نسل پر رحم کریں ان کو قرآن صحیح تلفظ سے پڑھنا سکھائیں۔ ہمارے آڈیو ویڈیو نظام نے کیسٹیں بھی بنائی ہیں وہ حاصل کریں۔ چھوٹی بڑی بچیوں کو سکھائیں۔ قرآنی تعلیم میں جو وقت آپ صرف کریں گی وہ نہ صرف آخرت کی جزاء کا سبب بنے گا بلکہ گھر میں جو آپ بیکار بیٹھی رہتی ہیں اس کی جگہ بہت ہی اہم خدمت دین کر سکیں گی۔ بعض دفعہ ایسی عورتیں اپنے خاوندوں سے بھی بازی لے جاتی ہیں۔ خاوند آپ کی خاطر دنیا کمانے میں لگے ہوتے ہیں۔ ان کو کہاں وقت ملتا ہے کہ قرآن کی تعلیم دیں آپ کے لئے تو وقت گزاری کا بھی یہ بہت اچھا ذریعہ ہے۔ لجنہ سے ہر جگہ تعاون کریں۔ جہاں ایسی خواتین موجود ہیں وہ بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دیں امید ہے کہ لجنہ مجھ کو بھی مطلع کرتی رہے گی۔

اردو سکھائیں

حضور ایدہ اللہ نے ایک اور اہم بات کی طرف توجہ دلائی کہ اس وقت ملک میں بہت سے احمدی اردو سمجھتے ہیں۔ مگر رفتہ رفتہ اردو مٹ جائے گی۔ رفتہ رفتہ آپ کے بچے یہاں کی زبانیں سیکھیں گے اور اردو کو بھلا دیں گے۔ اردو سے جو خدمت ہو سکتی ہے حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنی اور سنانی ہیں پھر کوئی ایسا نہ ملے گا۔ اس لئے اردو کی حفاظت کریں۔

قرارداد تعزیت

بر وفات محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب

○ مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان اپنے اس خصوصی اجلاس میں محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب ابن محترم پروفیسر علی احمد صاحب بھاگلپوری کی رحلت مورخہ 17۔ جون 2000ء پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ آپ 13۔ مارچ 1916ء کو پیدا ہوئے۔ برصغیر کی مشہور یونیورسٹی علی گڑھ سے بی۔اے تک تعلیم پائی اور بی۔اے میں یونیورسٹی بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ آپ نے 1936ء میں ہی اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی تھی لیکن تعلیم کا سلسلہ جاری تھا۔ آپ نے ایم۔اے میں داخلہ لیا لیکن حضرت المصلح الموعود کے ارشاد کہ "ہمیں ایم۔اے کی ضرورت نہیں" پر آپ نے تعلیم کو خیرباد کہا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خدمت دین میں مشغول ہو گئے۔ آپ کو خدا کے فضل سے یکم جولائی 1940ء سے 31 دسمبر 1985ء تک 45 سال خدمت کی توفیق ملی۔ جس کے بعد دل کے عارضہ کی وجہ سے صاحب فراش ہو گئے۔

آپ نے ابتدائی دس سال سندھ میں بطور لوکل ایجنٹ ایم۔این سنڈیکیٹ گزارے جہاں پر آپ نے تحریک جدید اور حضرت المصلح الموعود کی زمینوں کی نگرانی کی۔ 1950ء میں تحریک جدید میں وکیل مقرر ہوئے۔ اور 1950-2-16 تا 1961-7-21 وکیل التعلیم 1961-7-22 تا 1969-4-30 وکیل الزراعت اور 1969-5-1 تا 1985-12-31 وکیل الدیوان کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ دو مرتبہ قائمقام وکیل الاعلیٰ بھی مقرر ہوئے۔

آپ کو ایک سعادت یہ بھی حاصل تھی کہ 22 مارچ 1940ء کو حضرت المصلح الموعود نے آپ کا نکاح اپنی صاحبزادی محترمہ امتہ الرشید صاحبہ سے پڑھا۔ جو حضرت سیدہ امتہ الحئی صاحبہ کی صاحبزادی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی نواسی ہیں۔

آپ کا انتقال ایک مخلص خادم دین کا انتقال ہے۔ آپ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ امتہ الرشید بیگم صاحبہ کے نام اپنی فیکس میں ارشاد فرمایا

"میں ان کی نیک طبیعت اور میٹھے۔ دھیمے مزاج اور خادم دین ہونے کے حوالے سے ان کے لئے محبت و احترام کے جذبات رکھتا ہوں"

آپ نے اہلیہ محترمہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں

ہم ممبران مجلس تحریک جدید اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز' آپ کی زوجہ محترمہ صاحبزادی امتہ الرشید بیگم صاحبہ۔ آپ کے صاحبزادہ ڈاکٹر ظہیرالدین منصور احمد صاحب اور صاحبزادیوں سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں صاحب موصوف کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرماتا رہے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایک اہم نصیحت

لجنہ کے تعلق میں حضور ایدہ اللہ نے ایک اور اہم نصیحت فرمائی کہ بعض جگہ پر چھوٹی عمر کی خواتین انتخاب کے ذریعے لجنہ کی صدر منتخب ہو جاتی ہیں۔ بڑی عمر کی عورتیں ان کو تخفیف کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ کہ کل کی چھوکری ہم پر حکومت کرنے لگی ہے حالانکہ ان کے وہم وگمان میں بھی حکومت کرنے کی بات نہیں ہوتی ایسی عورتیں لجنہ کے اجلاسوں میں نہیں آتیں یا آتی ہیں تو نخوت اور تکبر کا مظاہرہ کرتی ہیں۔

حضور نے فرمایا آپ نے اگر خود لجنہ کی عہدیدار بننا ہے (خواہش تو کسی کی نہیں ہونی چاہئے) تو آپ خود خدمت کے کام میں آگے آئیں۔ بڑی خواتین خود کام سنبھالیں تو جماعت میں یگانگت پیدا ہو سکتی ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا آئیے میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں کہ ان باتوں کو اپنے وجود میں جاری کریں گی اور ہمارا فعل گواہی دے کہ ہم سچے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے دعا کرائی۔

کلام محمود

ٹل جائے جو بھی آئے مصیبت خدا کرے
پہنچے نہ تم کو کوئی اذیت خدا کرے
تم ہو خدا کے ساتھ' خدا ہو تمہارے ساتھ
ہوں تم سے ایسے وقت میں رخصت' خدا کرے

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک محمد اکرم صاحب

حضرت قاضی امیر حسین صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود

آپ کا سن پیدائش 1848ء کے لگ بھگ ہے۔ آپ بھیرہ کے رہنے والے تھے آپ کا خاندان علمی لحاظ سے ممتاز نہ تھا۔ لیکن آپ نے علم میں ایک خاص امتیاز حاصل کرلیا۔

آپ کے طالب علمی کے حالات بڑے دلچسپ ہیں آپ نے اپنی تعلیم جوان ہو کر شروع کی۔ آپ کے والد صاحب گھوڑوں کی تجارت کیا کرتے تھے۔ آپ بھی پہلے اس کام میں مصروف نظر آتے تھے۔ مگر یکایک زندگی میں ایک عظیم انقلاب پیدا ہوا۔ اور اپنی توجہ تعلیم کی طرف مبذول کرلی۔

ابتدائی کتابیں آپ نے بھیرہ ہی میں پڑھیں بعدہٗ آپ ہندوستان کی طرف سہارن پور آ گئے۔ دوران سفر بہت سی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں کیونکہ سفر میں وہ آسانیاں نہ تھیں جو آج ہیں۔ سہارنپور میں تعلیم کا بہت بڑا حصہ پورا کیا۔ کئی اور مدارس سے بھی علم سیکھا۔ لیکن پورے طور پر آپ مدرسہ "مظہر العلوم" کے تعلیم یافتہ تھے آپ اندھا دھند تقلید کے قائل نہ تھے بلکہ جو کچھ وہ پڑھتے اسے خود سمجھتے اور سوچ و فکر کے بعد ایک رائے خود قائم کرتے اور اس رائے کو قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے ماتحت قائم کرتے تھے۔

حضرت خلیفہ اول سے تعلقات

حضرت قاضی صاحب کو آنحضرت ﷺ سے بے حد محبت تھی۔ اور حضور ؐ کی محبت ہی ایک ایسی شے ہے جو انسان کو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے تعلیم سے جب واپس تشریف لائے تو محلہ قاضیاں میں اپنی خاندانی مسجد میں حدیث کا درس شروع کردیا

(الفضل 20۔جون 1940ء)

ان دنوں حضرت حکیم نورالدین صاحب بھی بھیرہ میں تشریف رکھتے تھے اور ان کی سخت مخالفت ہو رہی تھی۔ حضرت قاضی صاحب نے ان دنوں آپ کی صحبت سے فائدہ اٹھایا حضرت صاحب نے آپ میں رشد و سعادت کے آثار معائنہ کئے حق جوئی اور حق گوئی کو دیکھا۔ اور اپنی بھانجی آپ کے نکاح میں دے دی۔ اس رشتہ سے حضرت قاضی صاحب کے تعلقات حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے خاندان سے ہو گئے۔

(الفضل 2۔ ستمبر 30)

ملازمت

حضرت قاضی صاحب نے تعلیمی تربیت کا عہد ان لوگوں میں گذارا جو متعصب اور اپنے خیالات میں جامد اور غالی تھے لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو آزاد خیالی اور حریت رائے کا ایک خاص جوہر عطا کیا تھا۔ تعلیم سے فارغ ہو کر آپ نے اس امر کو ہرگز پسند نہ کیا کہ کسی مسجد میں بیٹھ کر اپنی زندگی کے ایام کو بسر کریں۔ یا وعظ گوئی اور فتوٰے نویسی کے ذریعہ سے کوئی امتیاز حاصل کریں۔ بلکہ آپ نے اپنے لئے یہ پسند کیا۔ کہ ان خصوصیتوں سے جو اس زمانہ کے علماء کے لئے مایۂ ناز تھیں کنارہ کش ہو کر ایک معلم کی زندگی بسر کریں۔ تا وہ نئی نسل پر اپنا اثر ڈال سکیں۔ بطور اپنے مقصد زندگی جس چیز کو انہوں نے بطور پیشہ اختیار کیا وہ "مدرسی" ہی تھا تعلیم و تدریس کا اس قدر شوق اور جوش تھا کہ آپ نے قریباً آخر وقت تک اس شغل کو جاری رکھا آپ شروع میں امرتسر کے "مدرستہ المسلمین" میں ملازم تھے اس مدرسہ میں ایک شاخ علوم عربیہ کی تھی قاضی صاحب اکیلے وہاں مدرس تھے۔ انجمن اسلامیہ کے ارکان۔ آپ کی نیک نفسی، قابلیت، اور اپنے فرض منصبی کی ادائیگی میں مستعدی اور چستی کے قائل تھے۔

قبولیت احمدیت

آپ 1893ء میں حضرت مسیح موعود کے خدام میں شامل ہو گئے۔ آپ کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کا واقعہ ایک نشان آسمانی ہے وہ واقعہ یوں بیان ہوتا ہے کہ جب 22۔ مئی سے 5 جون 1893ء تک امرتسر میں سیدنا حضرت مسیح موعود کا عبداللہ آتھم کے ساتھ مباحثہ ہوا تھا۔ اس مذکورہ مباحثہ کے دوران ہی حضرت قاضی امیر حسین صاحب نے حق کا اعلان کرتے ہوئے بیعت کرلی۔ آپ کی بیعت پر مخالف لوگ سیخ پا ہو گئے۔ اور ہر طرف سے گالیوں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی اور سخت شور مچایا۔

(حیات طیبہ ص 166)

قربانیاں اور خدمات

آپ نے 1893ء میں احمدیت قبول کرلی تھی۔ جبکہ آپ فارغ التحصیل ہو کر امرتسر میں "مدرستہ المسلمین" میں ملازم ہو چکے تھے۔ یہاں بہت مخالفت تھی لیکن چونکہ آپ قابلیت اور فرض شناسی کی وجہ سے ارکان انجمن اسلامیہ میں مقبول عام تھے اور احترام سے دیکھے جاتے تھے اس لئے یہ مخالفت اثر نہ کرسکی۔ لیکن بعض دفعہ یہ خطرہ بڑھ جاتا تھا کہ قاضی صاحب کو یہاں سے الگ ہونا پڑے گا۔

آپ نے سب سے پہلی قربانی یہ کی کہ آپ ملازمت چھوڑ کر قادیان تشریف لے آئے۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں آٹھ یا دس روپے ماہوار پر محض اس وجہ سے کام کرنا شروع کردیا کہ باقی ایام حضرت مسیح موعود کی صحبت میں گذاریں آپ تو فرمایا کرتے تھے کہ اگر میرے بیوی بچے نہ ہوتے تو میں دس روپیہ تنخواہ بھی نہ لیتا بلکہ سکول میں مفت کام کرتا۔

(الفضل 20۔جون 40ء)

یہ آپ کی بہت بڑی قربانی ہے۔ علاوہ سکول کے اوقات کے گھر پر بھی طالب علموں کا آپکے گرد جمگھٹا رہتا تھا۔ مرض الموت میں بھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے صاحبزادہ مولوی عبدالمنان صاحب کو پڑھایا کرتے تھے۔ جب مدرسہ احمدیہ کی ابتدا ہوئی تو تعلیم الاسلام ہائی سکول سے آپ کی تبدیلی مدرسہ احمدیہ میں ہو گئی تھی۔ جہاں سے آپ پنشن یاب ہوئے

خاندان حضرت مسیح موعود کے بہت سے افراد مثلاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور میر محمد اسحاق صاحب آپ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

انجمن فرقانیہ

1893ء و 1894ء میں جب امرتسر میں مخالفت زیادہ بڑھ گئی تو حضرت یعقوب علی تراب عرفانی صاحب کو خیال پیدا ہوا کہ امرتسر کے لوگوں کو منظم کیا جائے تا کہ اپنے تعلقات اخوت بڑھیں اور اپنی قوت کو منظم شکل میں جمع کریں چنانچہ انجمن فرقانیہ کے نام سے ایک انجمن قائم کی گئی۔ اور حضرت قاضی صاحب کو صدر مقرر کیا گیا۔ اس سے قبل انجمنوں کا نظام نہیں تھا۔ ایام صدارت میں قاضی صاحب کی زندگی کے بعض پہلو نمایاں ہوتے ہیں وہ اپنی ذات کے لئے کسی قسم کا تفوق پسند نہ کرتے تھے۔ کسی قسم کی نمائش اور تکلف ان کی عادت میں نہ تھا۔

درس و تدریس

جب آپ سکول کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے تو وہ اپنے کام سے فارغ نہیں ہوئے بلکہ ان کا مدرسہ ہمیشہ جاری رہا۔ وہ برابر درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھتے۔ یونیورسٹی کے لئے جو طالب علم تیاری کرتے تھے۔ ہمیشہ قاضی صاحب سے وہ اپنے کورسوں کی تکمیل کرتے تھے۔ آپ نے درس و تدریس کے اس سلسلہ کو اس وقت تک جاری رکھا جب تک ان کی زبان جاری رہی۔

حضرت قاضی امیر حسین صاحب بڑے صاحب الرائے تھے اور سلسلہ کی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہے تھے۔ مجلس شوریٰ منعقدہ 15، 16 اپریل 1922ء میں آپ بھی مرکزی نمائندہ کے طور پر شریک ہوئے۔ مرکزی نمائندگان میں آپ کا نام پانچویں نمبر پر ہے۔

31۔ مارچ اور یکم اپریل 1923ء کی مجلس شوریٰ میں بھی آپ مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہوئے آپ کا نام چھٹے نمبر پر ہے اس طرح جب 20، 21، 22 مارچ 1924ء کو مجلس شوریٰ منعقد ہوئی تو آپ جماعتوں کے نمائندوں کے طور پر قادیان کی طرف سے شامل ہوئے۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی یورپ کے سفر پر روانہ ہوئے تو آپ نے جماعت احمدیہ کے انتظام کے لئے ایک مجلس شوریٰ تجویز فرمائی اس کمیٹی کے دوسرے رکن حضرت قاضی امیر حسین صاحب کو مقرر کیا گیا۔

مالی قربانی

جب پیر سراج الحق نعمانی قادیان ہجرت کر کے آگئے تو حضور نے ان کے اہل و عیال کے لئے مکان تعمیر کروانے کا ارشاد فرمایا تا کہ ان کو کام پر بھجوایا جاسکے۔ چندہ کا اعلان ہوا تو حضرت قاضی امیر حسین صاحب کی طرف سے چار آنے پیش ہوئے۔

(الحکم 9۔ ستمبر 1899ء)

آپ قادیان میں دینیات کے مدرس تھے۔ تعلیم الاسلام سکول کے لئے بارہ آنے چندہ دیا۔

وفات

قاضی صاحب کی علالت کا سلسلہ بہت لمبا ہوا مگر اس علالت کے زمانہ میں انہوں نے رضاء بالقضاء کا زبردست ثبوت دیا اپنی زبان پر یا اعمال سے کسی قسم کی شکایت نہیں کی بلکہ صبر اور حوصلہ سے اسے برداشت کیا۔ حضرت یعقوب علی صاحب تراب عرفانی فرماتے ہیں جب میں نے انہیں جا کر دیکھا باوجود سخت تکلیف کے بھی مطمئن پایا۔ قاضی صاحب کی علالت میں بارہا ایسے مواقع آئے کہ سمجھا جاتا تھا کہ شاید یہ ان کا آخری وقت ہے لیکن وہ بچ جاتے رہے۔ اور میں ہمیشہ یہ سمجھتا تھا کہ یہ اس حدیث کا عملی اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نیک بندوں کی روح قبض کرنے میں تأمل ہوتا ہے۔ بہرحال آخری وقت آگیا اور آپ 24۔ اگست 1930ء کو شام پانچ بج کر بیس منٹ پر اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ 25۔ اگست 1930ء صبح نو بجے کے قریب باغ میں حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے آپ کا جنازہ جماعت قادیان کے ساتھ پڑھا اور بہشتی مقبرہ میں رفقاء کے قطعہ میں آپ کو سپرد خاک کیا۔

سیرت

حضرت یعقوب علی صاحب تراب عرفانی فرماتے ہیں جب آپ فارغ التحصیل ہو کر آئے تو اہلحدیث کی روح ان میں بولتی تھی۔ اہلحدیث کے لئے وہ زمانہ نہایت مشکلات کا تھا ان کے خلاف ایک طوفان بے تمیزی برپا تھا ہر طرف سے شدید مخالفت تھی۔ حضرت قاضی صاحب نے اس مخالفت کی پرواہ نہ کی۔ اور جس چیز کو حق سمجھتے تھے اسے قبول کرنے کے لئے وہ ہر مصیبت کو آسان سمجھتے تھے۔ یہ جذبہ ان میں اخیر وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تک رہا۔ آپ نے حدیث میں ایک خاص مقام پیدا کیا۔ نبی کریم ﷺ سے ایک خاص محبت تھی۔

(الفضل 7- ستمبر 30ء)

سادگی

آپ اپنی ذات کے لئے کبھی کسی قسم کا تفوق پسند نہیں کرتے تھے کسی قسم کی نمائش اور تکلف ان کی عادت نہ تھا۔ ان کی زندگی نہایت سادہ تھی ہر قسم کی ریاکاری سے مبرا تھی۔ باوجود "جہیر الصوت" ہونے کے ہمیشہ آہستہ آہستہ کلام کرتے تھے اور جوش کی حالت میں بھی او نیک بختا! کہہ کر آغاز کلام کرتے تھے۔

آپ بہت ہی خاموش طبیعت تھے۔

اسی طرح آپ کی سیرت کے اور بہت سے پہلو نمایاں نظر آتے ہیں مثلاً'

"مباحثہ میں اپنے موضوع کی تائید پوری قوت اور بصیرت سے کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت قاضی صاحب کی قرآن فہمی کی اکثر داد دیتے تھے اور ان کے نکات قرآنی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

آپ عام انتظامی معاملات میں اپنے احباب سے پورا تعاون کرتے اور ان کی رائے کی قدر کرتے۔ اپنی منوانے کی کبھی کوشش نہیں کرتے تھے البتہ دینی معلومات میں وہ اپنی تحقیقات پر مصر ہوتے تھے۔

اطاعت

اطاعت کا جذبہ آپ میں انتہا کا تھا اس بارے میں حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی یوں رقمطراز ہیں۔

"قاضی صاحب جب مدرسہ احمدیہ میں تبدیل ہوئے تو شیخ عبدالرحمان صاحب مصری ہیڈ ماسٹر تھے۔ جو قاضی صاحب کے شاگرد بھی تھے اور عمر میں چھوٹے بھی۔ مگر قاضی صاحب نے اپنے قول یا فعل سے کبھی بھی ایک آن کے لئے یہ ظاہر نہ ہونے دیا کہ وہ ان کی ماتحتی میں کام کرنا اپنے لئے باعث ہتک سمجھتے ہیں انہوں نے نہایت بشاشت اور خوشی سے ان کی ماتحتی کو قبول کیا بحیثیت ماتحت ان میں اطاعت فرمانبرداری اور تعاون کی بہت قیمتی روح تھی۔

حضرت مسیح موعود سے محبت

حضرت مسیح موعود سے حضرت قاضی صاحب کو بھی عشق اور انتہائی محبت تھی حضور کی اطاعت میں آپ گداز تھے۔ حضرت مسیح موعود کو قبول کرنا قاضی صاحب جیسے عالم کا بہت بڑی قربانی اور اخلاص کا اظہار تھا آپ ہمیشہ حضرت اقدس کے پاس قریب ہی تشریف رکھتے۔

حضرت کی مجلس میں وہ کبھی سوال نہ کرتے حضرت خلیفۃ اول سے علمی مذاکرہ کیا کرتے تھے۔ لیکن جب آپ خلیفہ ہوئے تو اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرلی۔ حضرت خلیفہ ثانی کے متعلق بھی ان کا یہی طریق تھا۔ کہ بہت ہی کم استفسار کرتے خلافت کے فتنہ میں انہوں نے کسی وجاہت اور شخصیت کا ساتھ نہیں دیا بلکہ حق کی تائید کے لئے مردانہ وار کھڑے رہے۔

پابندی وقت

قاضی صاحب اپنے اوقات کو ضائع کرنے سے ہمیشہ پرہیز کرتے اور پابندی وقت کا بہت لحاظ رکھتے مدرسہ میں جب تک رہے ٹھیک وقت پر حاضر ہوتے اور اپنے وقت کا بہترین استعمال کرتے۔ طالب علموں کو بھی وقت ضائع نہ کرنے دیتے' اگر کسی مجلس مشورہ میں بلایا جاتا تو پابندی وقت کے ساتھ پہنچ جاتے' بلکہ سب سے پہلے پہنچنے والوں میں ہوتے۔

صاف گوئی

صاف گوئی کے لئے آپ ہمیشہ مشہور رہے اور اس کے لئے وہ کسی شخصیت کی پرواہ نہ کرتے تھے بعض اوقات اس صاف گوئی میں شدت بھی پیدا ہو جاتی تھی اور غصہ اور جوش کے جذبات مل جاتے تھے۔ لیکن ان کے ساتھ کسی قسم کے انتقام کے جذبات نہ تھے۔ قاضی صاحب نہایت دیانتدار تھے ان کی دیانتداری کی ایک مثال کا اظہار انکے ایام علالت میں ہوا۔ ایک شخص نے اپنے بعض مصالح کی بنا پر کچھ اراضی ان کے نام پر خرید کی ہوئی تھی۔ کاغذات اور دستاویز میں قاضی صاحب کا نام تھا مگر آپ نے وفات سے قبل اپنی علالت کی شدت کا احساس کرکے اس کا اظہار کر دیا کہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں یہ فلاں شخص کی ہے۔

خلیفۃ المسیح الثانی سے

عقیدت اور محبت

حضور کے ساتھ محبت و عقیدت اس وجہ ہی سے نہیں تھی کہ وہ مسیح موعود کی اولاد میں سے ہیں بلکہ آپ کے کمالات کی وجہ سے ان سے محبت رکھتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی ایک آیت رحمت انہیں یقین کرتے تھے۔ خلیفۃ المسیح بھی آپ سے محبت رکھتے تھے۔ آپ کی علالت کے ایام میں روزانہ خیریت کی خبر منگواتے رہے اور جب شملہ سے چند روز کے لئے آئے تو گھر جانے سے قبل حضرت قاضی صاحب کے پاس پہنچے۔

آپ غرباء سے بہت محبت اور حسن سلوک کیا کرتے تھے سکول کے ایام میں کبھی کسی کی فیس معاف کروا دیتے کبھی کسی کا وظیفہ لگوا دیتے۔

"پان" کے زیر عنوان حضرت سراج الحق صاحب نعمانی نے مضمون لکھا جس میں قادیان کی گذشتہ حالت اور موجودہ ترقی کا نقشہ کھینچا اور ان احباب کے نام لکھے جنہوں نے ہجرت کی ان میں آپ کا نام پانچویں نمبر پر درج کیا۔

(الحکم 30- اپریل 1914ء)

حضرت قاضی صاحب کے متعلق مکرم مولوی عبدالکریم صاحب جہلمی نے مندرجہ ذیل واقعات لکھوائے جو حضرت قاضی صاحب کی سیرت کو کئی پہلو سے واضح کرتے ہیں۔ آپ نے بتایا۔

"میں 1919ء میں مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوا اس وقت قاضی صاحب مدرسہ احمدیہ میں مدرس تھے۔ ہم حضرت قاضی صاحب سے حدیث اور فقہ پڑھتے رہے۔ قاضی صاحب پرانی وضع کے استاد تھے بڑے جوش سے پڑھاتے تھے۔ اور اپنے طالب علموں کو اپنے بچوں کی طرح محبت اور شفقت سے پڑھاتے جب ہمارا کورس ختم نہ ہوتا تو گھر پر بلا کر پڑھایا کرتے تھے بعض قرآن شریف کی آیات کے اپنے مخصوص معانی بھی کیا کرتے تھے اور احادیث میں بعض مسائل میں دوسرے احمدی علماء سے اختلاف رکھتے تھے اور اپنے عقیدے کو بڑی شدت سے پیش کرتے تھے۔ لیکن کبھی دوسرے سے بحث کی صورت پیدا نہیں ہوتی تھی۔ قاضی صاحب بڑے مضبوط اور جری انسان تھے۔ احمدیت قبول کرکے بھی وہ امرتسر کے مدارس میں تدریس کا کام کرتے رہے اور اس دوران میں جب کبھی قادیان آنے کا موقعہ ملتا تو بعض دفعہ بٹالہ سے قادیان تک پیدل آتے۔ ایک دفعہ بتایا کہ میں بٹالہ سے قادیان آ رہا تھا۔ تو راستہ میں ایک چور ان سے ملا' قاضی صاحب کے پاس بڑی مضبوط لاٹھی ہوا کرتی تھی۔ جب اس چور نے قاضی صاحب سے چھیڑ چھاڑ کرنا چاہی تو قاضی صاحب نے اس پر لاٹھی چلائی چور خوفزدہ ہو کر قاضی صاحب سے معذرت کرنے لگا۔ قاضی صاحب نے کہا کہ سیدھا میرے آگے چلو اور رستہ بتاؤ۔ قادیان کے قریب جا کر اس کو جانے کی اجازت دے دی۔

قاضی صاحب بہت جوشیلے اور غیور تھے تاہم اپنے اساتذہ اور تلامذہ سے شفقت سے پیش آتے تھے فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے میں تو وضو کرکے بستر پر بیٹھ جاتا ہوں اور نفل پڑھنے شروع کرتا ہوں جب نیند آگئی تو سو گئے جب بیدار ہوئے تو پھر نفل شروع کر دیئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خطوط' آراء' تبصرے

مکرمہ صائمہ صدف صاحبہ ربوہ

سے لکھتی ہیں۔

پچھلے سالوں میں الفضل میں پاکستان کے خوبصورت اور سرسبز مقامات کی سیر مضامین کی صورت میں کروائی جاتی تھی۔ گرمیوں کے آغاز میں یہ ایک اچھا سلسلہ ہوتا تھا۔ خاص طور پر سیاحت کا شوق رکھنے والوں کے لئے متاثر کن ہوتا تھا۔ اور اکثر انہیں پڑھ کر سیر و تفریح کا پروگرام بناتے تھے۔ الفضل کے سنجیدہ مضامین میں تفریح کا انتخاب نہایت خوش کن ہے۔ صرف عرض یہ کرنی ہے کہ علاقے تو چند ایک ہیں ان سے متعلق اگر نئے مضامین نہیں آرہے تو پرانے ہی نشر مکرر کے طور پر شائع کردیں۔

جواب صائمہ صدف صاحبہ! سیر و سیاحت کا شعبہ الفضل کے مستقل کالموں کا حصہ ہے جو اچھے مضامین ہمیں ملتے ہیں وہ ہم ضرور شائع کرتے ہیں۔ جہاں تک اس سال مضامین شائع ہونے کا تعلق ہے تو درج ذیل مضامین قریبی عرصہ میں الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ دنیا کی چھت بلتستان' 29 مئی۔ گھنٹہ گھر پشاور' 31 مئی۔ پشاور کی سیر' 8 جون۔ عجائب گھر پشاور' 12 جون اور ہرن مینار شیخوپورہ' 17 جون انشاء اللہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

مکرمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ

لاہور چھاؤنی سے لکھتی ہیں۔

الفضل نے قارئین کو خلیفۃ المسیح کے قریب سے قریب تر کر دیا ہے حضرت صاحب کے تازہ ترین ارشادات' مجالس علم و عرفان' لجنہ سے سوال و جواب' اطفال سے سوال و جواب' جرمن خواتین سے سوال و جواب' حضرت صاحب کے خطبات اور پھر ان میں سے عرفان حدیث اور اردو کلاس کی باتیں۔ گویا الفضل کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ حضور پرنور کی کسی بات سے قارئین محروم نہ رہ جائیں۔ اور یہی وہ اعلیٰ ترین مقصد تھا جس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے الفضل کو جاری فرمایا۔ الفضل کے تمام قلمکاروں کو خدا تعالیٰ مزید سے مزید ذہنی جلا اور زور قلم عطا فرمائے۔ آمین

مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم نیو جرسی امریکہ سے تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 2- فروری 2000ء کے اخبار الفضل میں تحقیقی مضمون "قرآن کریم کے رکوعات اور پاروں میں تقسیم" نظروں سے گزرا۔ یہ نہایت عمدہ اور معلوماتی مضمون ہے اور یہ قرآن مجید کا مطالعہ کرنے والوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ یہ مضمون پڑھ کر مجھے حضرت مسیح موعود کا یہ مصرعہ بے اختیار یاد آگیا۔

"قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے"

اگر ممکن ہو سکے تو قرآنی اعراب کی تاریخ' اور رموز اوقاف قرآن پر بھی مضمون تحریر فرمائیں۔ اس قسم کے مضامین قرآن کریم کی بہت بڑی خدمت ہیں۔ میری طرف سے سب کارکنان الفضل کو بہت بہت السلام علیکم عرض ہے۔ پردیس میں دیس اور دیس کے احباب بہت یاد آتے ہیں۔ اور پھر بے اختیار ان کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مکرم سعید فطرت صاحب ربوہ

سے لکھتے ہیں۔

ایک گزارش ہے کہ الفضل میں جہاں دوسرے شعراء کا کلام شائع کیا جاتا ہے وہاں اگر ہفتہ میں ایک مرتبہ جناب عبیداللہ علیم کا پراثر کلام بھی شائع کیا جائے تو نہ صرف ہم ان کی غزلوں سے مستفید ہوں گے بلکہ ان کا ذکر خیر بھی محفلوں میں زندہ رہے گا۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ الفضل میں ایسا کالم شروع کیا جائے جس

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

امریکی ویزے اور علماء

"آئینہ خانہ" کا کالم نویس حافظ شفیق الرحمان پاکستانی علماء میں سے بعض کے کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"امریکہ نوازی اور مغرب پرستی کا طوفان عام شہریوں کے جیب و داماں کے ساتھ ساتھ علماء و ذاکرین کی قباؤں کی دھجیوں اور عماموں کے تاروں کو بھی کب کا بہا کرلے جاچکا ہے..... ڈھونڈا نہیں اب چراغ رخ زیبا لے کر..... یہ عالم' یہ مولوی' یہ ذاکر' یہ مجتہد' یہ خطیب' یہ ناظم' یہ مہتمم' یہ صاحبزادے' یہ پیرزادے کس منہ سے امریکی و مغربی سفارت خانوں کے سامنے جاکر صدائے احتجاج بلند کریں۔ پرانے زمانے کے بادشاہ دانشوروں کا منہ بند کروانے کے لئے اسے اشرفیوں سے بھر دیتے تھے اور آج کے زمانے میں امریکہ و مغرب کے سفارت کاروں نے دینی رہنماؤں (الاماشاءاللہ) کے منہ ویزوں اور ڈالروں سے بھرنے کے بعد ان کے ہونٹ سی دیئے ہیں... کوئی ویرانی سی ویرانی ہے.... لہٰذا ان منہ بند عالموں اور جامعات کے لب بستہ مدارالمہاموں کے لئے مشکل ہے کہ وہ اپنے ان محسنوں کے خلاف حرف شکایت زبان پر لائیں جنہوں نے ان کے بیٹوں' بھتیجوں اور بھانجوں کو پانچ پانچ سال کے لئے ملٹی پل ویزے لگاکر "جنت شداد" کی سیاحت کے ارزاں مواقع فراہم کئے ہیں۔

ایک ثقہ راوی کے مطابق امریکی و مغربی سفارت کار نامی گرامی علماء کے پاسپورٹوں پر ترجیحی بنیادوں پر ویزوں کی مہریں ثبت کرتے ہیں۔ ادھر ان کے پاسپورٹ پر امریکی ویزے کی مہر ثبت ہوتی ہے ادھر ان علماء کی استعمار دشمنی کے غبارے میں سے ہوا نکل جاتی ہے۔ بسااوقات گماں گزرتا ہے کہ مغربی اور امریکی ویزوں کا حصول ان جید اور ممتاز علمائے کرام کے تمام تر زہد و اتقاء اور علم و فضل کا مرکز و محور بن چکا ہے۔ وہ اپنی تمام تر دینداری' عمامہ و دستار' محراب و منبر اور عباء و قباء کو در پردہ امریکی و مغربی سفارت کاروں کے ہاں رہن رکھ چکے ہیں۔ اگلے وقتوں کی خمریاتی شاعری میں پایا جانے والا "شیخ ریاکار" جس طرح در پردہ مے فروش کے ہاں اپنی دستار فضیلت گروی رکھ کر شراب حاصل کرلیا کرتا تھا اسی طرح آج کے خطیبان شہر' فقیہان عصر' مجتہدین' عظام' ذاکرین کرام اور علمائے ذی احتشام نے اپنی "تسبیح و سجادہ" کو مغربی و امریکی ویزوں کے عوض "سرمہ مفت نظر" بنا کر رکھ دیا ہے۔ اس "سرمہ مفت نظر" کے خریدار سفارت کاروں کی آنکھیں اس "احسان عظیم" کے بار تلے جھکی ہوئی ہیں۔ اب کچھ بھی ہو جائے' ان بڑے بڑے مدرسوں کے ناظمین اور مہتممین کی بلا سے۔

توہین رسالت کا معاملہ ہو یا امریکی دفتر خارجہ کی اہانت آمیز رپورٹ' یہ علماء اپنی دکانداریاں قائم رکھنے کے لئے صرف زبانی کلامی احتجاج کرتے ہیں اور جو جتنے زیادہ بڑے عالم ہونے کے دعویدار ہیں' ان کی خاموشی اتنی ہی زیادہ ہولناک' عمیق' مہیب اور سنگین ہے۔ ایک طرف ان لوگوں کا عالم یہ ہے کہ یہ اپنے اپنے سیاسی مربیوں اور محسنوں کے جلسوں اور جلوسوں کو بھرنے کے لئے اپنے اپنے مدارس میں زیر تعلیم معصوم طلباء کی فوج ظفر موج لے کر پہنچ جاتے ہیں۔ آج بھی محترمہ کلثوم نواز کی ہفت روزہ مجلس کی 50 فیصد رونق لاہور کے ایک بڑے دینی مدرسے کے طالب علموں کی مرہون منت ہے۔ محترمہ کلثوم نواز کے اجتماعات کی رونق بڑھانے والے صاحبزادے یہ کیوں بھول چکے ہیں کہ ان کے جدامجد کے آستانے پر وقت کے گورنر جنرل' صدر' چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور وزیراعظم سر تسلیم خم کے لئے حاضر ہوتے تھے اور کہاں یہ صاحبزادگان ہیں کہ ناجائز دولت کی پیداوار ایک سیاست کار کی دہلیز پر اپنے "طرہ پر پیچ وخم" کے تمام پیچ و خم نچھاور کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ سچ کہا تھا مرشد اقبال نے کہ عقابوں کے نشیمنوں پر کووں نے اپنا اجارہ قائم کرلیا ہے۔ یہ صاحبزادے یہ ذلت و خواری صرف اس لئے برداشت کر رہے ہیں کہ ان میں سے کوئی آنے والے کل میں بیت المال کا چیئرمین بننا چاہتا ہے اور کوئی ڈپٹی میئر۔ کوئی ایم پی اے بن کر وزارت اوقاف کی لیلیٰ کو اپنے محمل تصرف میں لانا چاہتا ہے۔"

(روزنامہ "دن" لاہور 5 مئی 2000ء)

گولی کسی مسئلے کا حل نہیں ہوتی

جناب راجہ انور صاحب ایک مولوی صاحب کے نظریۂ جہاد کے جواب میں مذکورہ بالا عنوان کے تحت لکھتے ہیں:۔

"حضرت مولانا یقیناً اس بات سے بھی اتفاق کریں گے کہ زندگی کے دیگر شعبوں میں ہم خواہ کتنے ہی وارفتہ کیوں نہ واقع ہوں لیکن ایک دوسرے کے خلاف کفر کا فتویٰ جاری کرنے کے معاملے میں ہم ساری دنیا سے چند ہاتھ آگے ہیں۔ ہمارے ہاں کم و بیش سبھی فرقوں کے علماء کرام نے ازروئے خدمت دین ایک دوسرے کے خلاف کفر و الحاد اور "بزن" کا فتویٰ دے رکھا ہے۔ اس دینی خدمت کے نتائج آج پوری قوم کے سامنے ہیں۔ حالت یہ ہے کہ ہندوستان میں بسنے والے مسلمان تو اپنی اپنی مساجد میں آزادی سے اپنی اپنی نماز پڑھ سکتے ہیں جبکہ "دارالسلام" کی ہر مسجد کے باہر جب تک پولیس کا پہرہ موجود نہ ہو' نمازیوں کی زندگی محفوظ نہیں! جن حضرات کے ہاتھوں پہلے ہی قوم کی یہ درگت بن چکی ہے اگر اب اوپر سے انہیں ریاستی اقتدار بھی مل جائے تو پھر قوم کے حشر نشر کا پیشگی اندازہ کرلینا چنداں مشکل نہیں۔ درآں حال ہمیں کسی دشمن کی گولی سے مارے جانے کا کیا خوف؟ کہ ہم ایک دوسرے کا گلا کاٹ کر خود ہی یہ فریضہ سرانجام دے دیں گے!

علمائے دیوبند کی اپنی ایک درخشاں تاریخ ہے۔ غلامی ہند کے تاریک زمانے میں انہوں نے سرفروشی کی ایک نئی داستان رقم کی۔ انہوں نے جس شجاعت' پامردی اور جرأت کے ساتھ سامراج کا مقابلہ کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ تاہم اس ضمن میں وہ افراط و تفریط کا شکار بھی ہوئے چنانچہ انہوں نے اپنا سارا وزن صرف "جہاد بالسیف" کے پلڑے میں ڈالے رکھا اور جدید سائنسی علوم کو استعماری سازش قرار دے کر رد کرتے رہے۔ اس روش کا یہ نتیجہ نکلا کہ اپنی ان گنت قربانیوں کے باوجود مستقبل کی دوڑ میں وہ دوسروں سے پیچھے رہ گئے۔ ان کے مقابلے میں سرسید احمد خان نے تن تنہا "علمی جہاد" کا بیڑہ اٹھایا۔ "جہاد" کے موضوع پر سرسید اور علمائے دیوبند کے مابین خاصی تلخ و تند بحث بھی چلی۔ سرسید کا یہ موقف تھا کہ جدید غربی علوم پر مکمل عبور حاصل کئے بغیر استعمار کا مقابلہ ممکن ہے اور نہ مسلمانوں کی حالت بدلے جانے کا کوئی امکان! آنے والے وقت نے سرسید کا یہ نکتہ نظر درست ثابت کردیا۔ چنانچہ جناح اور اقبال نے سرسید کی روایت پر چلتے ہوئے تخلیق پاکستان کی مشکل منزل سر کی۔ اگر ہماری تاریخ کے اس مایوس کن دور میں سرسید شمع علم نہ جلاتے۔ تو آج کہیں پاکستان کا وجود ہوتا اور نہ کہیں چاغی کا پہاڑ ذروی دھماکے سے دھول بنتا! بلکہ اس کی جگہ آج ہم چٹائیوں پر بیٹھے کچی روٹی اور پکی روٹی ازبر کر رہے ہوتے! (یہاں یہ بات واضح کرتا چلوں کہ میں ایٹمی اسلحے کو خدائے ذوالجلال کی بخشی ہوئی کائنات کی تباہی کا سامان سمجھتا ہوں۔ بحیثیت انسان میں ایٹمی اسلحے سے نجات کا حامی ہوں۔ لیکن بحیثیت پاکستانی مجھے اپنی قوم کی اس سائنسی فتح پر فخر بھی ہے!)

ذرا تضاد ملاحظہ ہو کہ ہمارے جن قابل احترام علماء کے نزدیک ایٹم بم بنانے والا مغربی علم حرام ہے انہی کے نزدیک ایٹم بم حلال ہے۔ جو اصحاب ہوا میں پتنگ اڑانا کفر سمجھتے ہیں انہوں نے پورے ملک کی دیواریں سی ٹی بی ٹی نامنظور اور ایٹم بم ہمارا ہے ایسے نعروں سے سیاہ کر رکھی ہیں۔ جن حضرات کے نزدیک ٹی وی کیمرہ مکروہ ہے ان کے نزدیک ذروی آگ کی بارش عین ثواب ہے یعنی علم اور انفارمیشن کفر۔ جبکہ جنگ اور تباہی جائز! بلکہ بسااوقات یوں لگتا ہے جیسے یہ ایٹم بم کسی لیبارٹری میں یورینیم کی افزودگی کی بجائے کسی خانقاہ میں ریت پر "چھف" کے عمل سے تیار ہوا ہو۔

ملائیت نے پورے عالم اسلام کو مختلف خانوں میں منقسم کر رکھا ہے۔ اس ضمن میں وفاقی شرعی عدالت کے سابق جج اور عظیم اسلامی محقق جناب وحید الدین صدیقی کا یہ کہنا احوال واقعی کی درست عکاسی کرتا ہے کہ "سعودی عرب میں مسلمان سے مراد وہابی مسلمان ہے۔ ایران میں کسی سنی مسلمان کو صدر تو کجا۔ کونسل کا ممبر تک نہیں بننے دیا جاتا۔ ان میں دس لاکھ سنی بستے ہیں لیکن انہیں اپنی مسجد بنانے کی اجازت نہیں۔ مراکش میں کوئی حنفی مسلمان ملکی سربراہ نہیں بن سکتا۔ لیبیا' الجزائر اور تیونس میں مالکی فرقے کے مسلمان ہی برسراقتدار آسکتے ہیں۔ مصر میں صرف شافعی فقہ والا ہی سربراہ بن سکتا ہے۔ افغانستان میں کوئی بریلوی یا شیعہ امیرالمومنین ملا عمر کی جگہ لینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا!" کیا مولانا بتائیں گے کہ امت مسلمہ کو منقسم کرنے کی ذمہ داری یہود و نصاریٰ پر عائد ہوتی ہے یا خود ہم پر!

ان قابل احترام بزرگوں کو کون سمجھائے کہ گولی کسی مسئلے کو حل کرنے کا آخری اور متشددانہ ذریعہ ہوا کرتی ہے۔ لیکن لازم نہیں کہ گولی اور تلوار کے ذریعے طے کئے ہوئے فیصلے یا میدان جنگ میں حاصل کی ہوئی حکومتیں ہمیشہ کے لئے قائم بھی رہ سکیں۔ ذرا مقابلہ و موازنہ کیجئے کہ فاتح ہند سلطان شہاب الدین غوری کے سالانہ عرس کے شرکاء بسوں پر اسلام آباد سے "امپورٹ" کئے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود "حاضرین" کی تعداد چند صد سے زائد نہیں ہو پاتی۔ اس کے مقابلے میں بلھے شاہ ایسے مرد قلندر کا عرس دیکھئے وہاں آپ کو عوام کا جم غفیر ٹھاٹھیں مارتا ملے گا۔ آج عربوں کی فتوحات قصہ پارینہ ہو چکیں لیکن آنحضرتؐ کا حسن سلوک آج بھی زندہ ہے اور دلوں کی سلطنت پر ان کا حکم آج بھی اسی طرح چل رہا ہے۔ گویا عقائد گولی کے محتاج نہیں ہوتے۔ کہ ان کی جڑیں روح کی گہرائیوں میں پھوٹا کرتی ہیں۔"

(روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد 6 مئی 2000ء)

لاکھوں ڈالر کا قلمی نسخہ

ایتھنز۔ یونان نے بارہویں صدی عیسوی کے ایک قلمی نسخے کو خریدنے کے لئے دس لاکھ ڈالر مختص کئے ہیں۔ اس نسخے میں 250 برس قبل مسیح میں سائنس دان ارشمیدس کے لکھے ہوئے خط کا مسودہ شامل ہے۔ توقع ہے کہ اس مسودے کی قیمت 8 سے 10 لاکھ ڈالر کے درمیان ہوگی۔ رپورٹ کے مطابق ارشمیدس نے یہ خط مصر کے ایک لائبریرین کو لکھا تھا جس کے پاس کتابوں کا بیش بہا ذخیرہ تھا۔ خط میں میکانکی نظریات پر بحث کی گئی تھی۔

(نوائے وقت 10۔ اکتوبر 98ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 32787 میں فضل احمد ولد Mr.Aih Saderi پیشہ معلم احمدیہ عمر 35 سال بیعت 1980ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1377/1998-6-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- ٹی وی سیٹ 12 انچ مالیتی۔/570.00 روپے۔ 2- Bycicel مالیتی ۔/400.00 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/970.00 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/592.700 روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فضل احمد انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Ahmad Rasidi وصیت نمبر 25973 گواہ شد نمبر 2 Mr.J.D. Narsoma انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32788 میں Mrs. Enda.K زوجہ مکرم Tanu-Hidayt پیشہ Farmer عمر 44 سال بیعت 1960-12-26 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1367/1988-10-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- مکان واقع Kp.Nagrah انڈونیشیا مالیتی۔/200000 روپے۔ 2- دھان کا کھیت برقبہ 1400 مربع میٹر مالیتی۔/2000000 روپے۔ 3- زمین برقبہ 700 مربع میٹر مالیتی۔/150000 روپے۔ 4- سلائی مشین مالیتی۔/25.000 روپے۔ 5- حق مہر مالیتی۔/42000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/2417000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100000 روپے ششماہی آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs.Enda.K. انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Tamu Hidayat جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Mimin Aminah جابر انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32789 میں احمد یونس ولد مکرم Waria صاحب مرحوم پیشہ Labour عمر 41 سال بیعت اگست 1983ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1999-3-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- مکان واقع انڈونیشیا مالیتی۔/3000000 روپے۔ 2- زمین برقبہ..... مالیتی۔/1280000 روپے۔

3-A.Motor Bike Scooter

مالیتی۔/1000000 روپے۔ 4- سلائی مشین مالیتی۔/200000 روپے۔ 5- Obras مشین مالیتی۔/300000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/5780000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/150000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ 99-3-9 سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احمد یونس انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Ahmad Ma, Sum پسر موصی گواہ شد نمبر2 Edi Daryan انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32790 میں Dedeh Kurniasih زوجہ مکرم Mr.E Sutisna پیشہ...... عمر 44 سال بیعت یکم ستمبر 1989ء ساکن جاوہ برات انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1999-7-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- 1/2 حصہ مکان مع زمین واقع Tasikmalaya jawa barat انڈونیشیا مالیتی۔/15000000 روپے۔ 2- حق مہر بذمہ خاوند۔/400000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/15400000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/75000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Dedeh Kurniasih جاوہ برات انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Nana Nasyir Ahmad انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Hidayat Ahmadi انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32791 میں Dra.Nura Ridhawati زوجہ مکرم Drs. Asdullah.Ag پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1999-3-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- ایک کار (Kijang 1996ء) مالیتی ۔/40000000 روپے۔ 2- ٹی وی سیٹ 20 انچ مالیتی۔/1000000 روپے۔ 3- حق مہر۔/1000000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/ 42000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/420000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Dra. Nura Ridhawati انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 ایچ عبدالغنی وصیت نمبر 24843 گواہ شد نمبر 2 N.A.Supari وصیت نمبر 26559۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32792 میں Ifat Fatimah زوجہ Kemad پیشہ Privat عمر 65 سال بیعت 1948ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1999-6-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/581000 روپے۔ 2- دھان کا کھیت برقبہ 200 مربع میٹر مالیتی۔/2000000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/2581000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/150000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/300000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Ifat Fatimah انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Kemad انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Ujang Baraktullah انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

میں نومبائعین کو لکھنے کی دعوت دی جائے جس میں وہ اپنے ایمان افروز واقعات بیان کریں۔

جواب مکرم سعید صاحب! الفضل میں وقتاً فوقتاً احمدی شعراء کا کلام شائع ہوتا رہتا ہے۔ 19 جون 2000ء کو ہی ہم نے عبیداللہ علیم کا کلام شائع کیا ہے اسی طرح آپ کو اچھے شعراء کی غزلیں، نظمیں پڑھنے کو ملتی رہیں گی۔ انشاء اللہ۔ نومبائعین کے لئے بھی الفضل کے صفحات حاضر ہیں۔ امید ہے آپ کی تجویز پر وہ توجہ فرمائیں گے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

اسرائیل نے امریکی اعتراضات مسترد کر دیئے

چین کو ریڈار فروخت کرنے کے معاملہ پر امریکہ اور اسرائیل کے تعلقات شدید سرد مہری کا شکار ہو گئے۔ امریکہ نے اسرائیل کو انتباہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ چین کو خبردار کرنے والے ریڈار اور پچیس کروڑ ڈالر کا فوجی سازو سامان فروخت کرنے کا ارادہ ترک کردے کیونکہ یہ سامان تائیوان کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے۔ وائس آف امریکہ کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ وائٹ ہاؤس میں عہدیداروں نے کہا ہے کہ اسرائیل دوسرے ممالک کو جدید ریڈار اور فوجی سازو سامان دے رہا ہے۔ اس سے ہتھیاروں کی دوڑ شروع ہو سکتی ہے۔ امریکی عہدیدار اسرائیل کو دی جانے والی امداد معطل کرنے کی دھمکیاں بھی دے رہے ہیں۔ ایک دوسری اطلاع کے مطابق اسرائیل نے امریکی اعتراضات مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ اس کا اندرونی معاملہ ہے اور اسلحہ کی فروخت کے فیصلے ملکی ضروریات کے پیش نظر کئے گئے ہیں۔

میکسیکو میں انتخابات

میکسیکو میں الیکشن کمیشن کے اعلان کے مطابق حزب اختلاف کے ممبر میکسیکو کے نئے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ اس طرح 71 سالوں سے حکمران جماعت آر پی آئی کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ نئے منتخب صدر روائنٹے فوکس کا تعلق نیشنل ایکشن پارٹی سے ہے۔

فضائی رابطہ بحال

مصر کی قومی ائر لائن آٹھ سال کے وقفے کے بعد اس ماہ طرابلس کے لئے پروازیں پھر شروع کردے گی۔ مصری حکام کا کہنا ہے کہ پہلی پرواز کے لئے تاریخ کا اعلان جلد کیا جائے گا۔ اقوام متحدہ نے لاکربی فضائی حادثہ کے بعد اپریل 1992ء میں لیبیا پر ہوائی ناکہ بندی عائد کردی تھی جو گذشتہ سال اٹھائی گئی۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ کئی عرب اور بیرونی ائر لائنز جلد ہی لیبیا کے لئے پروازیں بحال کر رہی ہیں۔

چین میں بس کو حادثہ

چین کے جنوبی علاقے میں بس 600 فٹ گہرے کھڈ میں گرنے سے بارہ مزدور ہلاک ہو گئے۔ یون ڈنگ صوبہ میں بیس مزدور سٹیل ملز میں کام کرنے کے بعد گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ کہ موڑ کاٹتے ہوئے بس کو حادثہ پیش آیا۔ سات دیگر افراد شدید زخمی ہو گئے۔ جنہیں قریبی ہسپتال بھیج دیا گیا۔

چیچنیا میں بم دھماکے

چیچن مجاہدین نے کامیاب حملوں میں سینکڑوں روسی فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ ایک اعلیٰ ترجمان مولادی ایڈوگوف نے فرانسیسی خبر ایجنسی کو بتایا کہ مجاہدین نے چار شہروں میں بم دھماکے کئے۔ ترجمان نے بتایا وزارت داخلہ کی عمارت پر بم حملے میں 60 روسی فوجی ہلاک ہو گئے اور اسے ملبے کا ڈھیر بنا دیا گیا۔ ادھر پولیس ہوسٹل کے قریب ہونے والے بم دھماکے سے مرنے والوں کی تعداد 25 ہو گئی ہے۔ روسی حکام نے 60 ہلاکتوں کی تصدیق کر دی ہے۔ گروزنی سمیت تمام حفاظتی چوکیوں میں ریڈ الرٹ کر دیا گیا اور فوجیوں کی نفری بڑھادی گئی۔

ہیکرز کی ناسا کے سسٹم تک رسائی

ناسا کے ایک برطانوی خلاباز ڈاکٹر مائیکل نے انکشاف کیا ہے کہ کمپیوٹر ہیکرز نے 1997ء میں ایک خلائی مشن کے دوران ناسا کے کیمونیکیشن سسٹم تک رسائی حاصل کرلی ہے۔

بقیہ صفحہ 1

طلباء مندرجہ ذیل ہیں۔

فرسٹ عطاء الہادی 722 دوئم حارث مجید 721 سوئم ذکاء اللہ نوید 714

انگلش میڈیم (بوائز)

کل 29 طلباء نے امتحان دیا سب کے سب کامیاب ہوئے۔ 22 بچوں نے فرسٹ ڈویژن جبکہ 7 نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کی۔ پوزیشن لینے والے طلباء مندرجہ ذیل ہیں۔ فرسٹ وجیہہ منور 712' دوئم عثمان احمد ذکی 683' سوئم مبتہ الحسن عابد 673

انگلش میڈیم (گرلز)

○ خدا کے فضل سے امتحان میں شامل ہونے والی 15 طالبات کا رزلٹ بہت شاندار رہا۔ سب بچیوں نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی اور سب بچیوں نے 75 فی صد سے زائد نمبر حاصل کئے 4 طالبات نے 700 سے زائد نمبر حاصل کئے۔ پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات درج ذیل ہیں۔

فرسٹ آصفہ ملک 753' دوئم سعیدہ سلمٰی 738' سوئم طلعت عنبرین رانا 716

اکیڈمی کے 77 طلباء میں سے 19 نے + A گریڈ 30 طلباء نے A گریڈ 19 طلباء نے B گریڈ اور 9 نے C گریڈ حاصل کیا۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس کامیابی کو ہر لحاظ سے ہم سب کے لئے اور ان طالب علموں کے لئے بابرکت فرمائے اور اپنے فضل سے ہمیں آئندہ اس سے بھی بہتر نتائج حاصل کرنے اور پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں۔

محترم و مکرم ملک صلاح الدین صاحب جو سلسلے کے قدیمی اور مخلص خادم ہیں۔ اور سلسلے کی تاریخ کو محفوظ کرنے میں ساری عمر مصروف رہے۔ اور اس پیرانہ سالی میں بھی اپنے معروف رنگ میں خدمت سلسلہ میں مصروف ہیں۔ آج کل بہت بیمار ہیں۔ ان کی طرف سے قادیان سے بذریعہ خط یہ خبر موصول ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے طبیعت بہت فکرمند ہے اللہ تعالیٰ اس پرانے۔ درویش بزرگ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے آمین

احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ملک منور جاوید صاحب نائب ناظر دارالضیافت تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ احمدی بیگم صاحبہ کا لاہور میں 5۔ جولائی 2000ء کو آنکھ کا آپریشن ہے۔ آپ لجنہ اماء اللہ کی ایک مخلص اور معروف کارکن ہیں۔ آپریشن کی ہر طرح کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نیلامی ملبہ کوارٹرز

○ احاطہ صدر انجمن احمدیہ کوارٹر نمبر 32-33-34-35 اور احاطہ فضل عمر ہسپتال میں کوارٹر 219- 220- 221 بذریعہ نیلامی مورخہ 2000-7-10 بوقت ساڑھے آٹھ بجے فروخت کئے جائیں گے۔ رقم نقد وصول کی جائے گی دیگر شرائط دفتر جائیداد میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ خواہش منداحباب استفادہ فرماویں۔

ناظم جائیداد

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دعاء نعم البدل

○ محترمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ بیت الفضل 13 عبدالرحمٰن روڈ لاہور چھاؤنی لکھتی ہیں۔

مورخہ 22۔ جون 2000ء میری پوتی عزیزہ عروسہ خالد بنت عزیزم خالد احمد سعید سابق قائد خدام الاحمدیہ' سیکرٹری تعلیم انصاراللہ راولپنڈی اپنی زندگی کے چالیسویں روز اچانک دماغ کی رگ پھٹ جانے سے راولپنڈی میں اللہ کو پیاری ہو گئی۔ عزیزہ وقف نو میں شامل تھی۔

میری احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے بیٹے' بہو عزیزہ قدسیہ خالد (سیکرٹری انچارج لینگویج کلاس وقف نو ضلع راولپنڈی) اور ان کے تینوں بیٹوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور والدین کو نعم البدل سے نوازے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ فرسٹ ائیر کلاس

○ فیصل آباد بورڈ کے اعلان کردہ شیڈول کے مطابق نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں F.A. F.Sc. پری میڈیکل' پری انجینئرنگ اور Combination کے Math,Stat,Eco کے ساتھ داخلہ کے لئے درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ 18۔ جولائی 2000ء ہے۔ داخلہ فارم اور پراسپکٹس دفتری اوقات میں فیس آفس سے حاصل کئے جا سکتے ہیں داخلہ فارم کے ساتھ درج ذیل Documents منسلک کریں۔

1۔ دو عدد حالیہ فوٹو گراف۔ 2۔ سند یا رزلٹ کارڈ کی مصدقہ فوٹو کاپی۔ 3۔ اچھے چال چلن کا سرٹیفیکیٹ۔ 5۔ فیصل آباد بورڈ کے علاوہ کسی دوسرے بورڈ سے آنے والے طلباء کے لئے N.O.C بھی لف کرنا ضروری ہے۔

6۔ نصرت جہاں اکیڈمی کے علاوہ درخواست دہندہ طلباء کے والد یا سرپرست کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی لف کریں۔

(نوٹ) داخلہ و انٹرویو کے لئے طلباء 19۔ 20۔ جولائی کو کالج میں حاضر ہوں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

اعلان داخلہ B.Sc

○ PIA نے چند محدود سیٹوں پر ایرو ناٹیکل پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں F.Sc (پری انجینئرنگ) میں بغیر NCC کے 70% نمبر حاصل کئے ہونے لازمی ہیں۔ دوران تعلیم PIA کی طرف سے سکالر شپ بھی دیا جائے گا۔ داخلہ سے قبل رجحان ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔ درخواست سادہ کاغذ پر تحریر کی جائے جس میں نام۔ تاریخ پیدائش۔ میٹرک اور F.Sc میں حاصل کردہ نمبر۔ ڈومیسائل۔ ایڈریس وغیرہ درج ہوں اس کے ساتھ 100 روپے کا Pay Order بنام Manager Employment(PIAC) ارسال کرنا ضروری ہے۔ درخواست کے ساتھ پاسپورٹ سائز تصاویر اور سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپیاں 21۔ جولائی تک اس ایڈریس پر پہنچ جائیں۔ مندرجہ تفاصیل کے لئے "ڈان" 2۔ جولائی کا ملاحظہ کریں۔

Manager Employment
PIA Employment office
Behind PIA Training Centre
Karachi-Airport
Karachi

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عطیہ خون دے کر دکھی انسانیت کی خدمت کیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 4۔جولائی۔گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت درجے 37 سنٹی گریڈ
بدھ 5۔جولائی غروب آفتاب۔ 7-20
جمعرات 6۔جولائی طلوع فجر۔ 3-27
جمعرات 6۔جولائی طلوع آفتاب 5-06

لشکر جھنگوی کے 2 کارکنوں کو سزائے موت

گوجرانوالہ میں چودھری محمد شفیق پر مشتمل انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نمبر 2 ایس ایس پی اشرف مارتھ اور ان کے ڈرائیور کے مقدمہ قتل کا فیصلہ سنا دیا۔ عدالت نے لشکر جھنگوی سے تعلق رکھنے والے 2 ملزمان غلام رسول شاہ ولد سید محمد طفیل شاہ اور ابو بکر عرف عثمان عرف راشد ولد حافظ محمد طیب کو قتل کا جرم ثابت ہونے پر زیر دفعہ 302/34 ت پ دو دفعہ سزائے موت اور پچاس پچاس ہزار روپے معاوضہ برائے لواحقین کی سزا کا حکم سنایا ہے پولیس نے اس مقدمے میں گیارہ ملزمان کا چالان کیا جن میں سے چار کو فاضل عدالت نے سزا سنائی دو کو بری کیا گیا ایک ملزم پولیس مقابلے میں مارا جا چکا ہے جبکہ ریاض بسراء سمیت چار ملزمان اشتہاری قرار دیئے جا چکے ہیں۔ یاد رہے کہ سپاہ صحابہ کے رہنما مولانا اعظم طارق کا نام بھی ایف آئی آر میں شامل تھا لیکن ان کا چالان نہ کیا گیا۔ اشرف مارتھ نے اپنی ملتان میں تعیناتی کے دوران خانہ فرہنگ ایران میں فائرنگ کے مشہور کیس کی تفتیش کی نگرانی کی تھی اور سپاہ صحابہ اور لشکر جھنگوی کے فرنٹ لائن کے رہنماؤں کو گرفتار کیا تھا۔

مشرف کی سیاستدانوں سے ملاقاتیں

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے سیاستدانوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے راجہ ظفرالحق، میاں اظہر، اجمل خٹک اور مولانا فضل الرحمان سے الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ ان ملاقاتوں میں انہوں نے آئین اور جمہوریت کی بحالی، مجوزہ آئینی ترامیم، نیشنل سیکورٹی کونسل کی حیثیت، نواز شریف کے خلاف مقدمات اور سیاسی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ ان کی حکومت سپریم کورٹ کے دیئے گئے ٹائم فریم 3 سال کے دوران بحالی جمہوریت کے عمل کو مکمل کر لے گی۔

قید تنہائی میں ہوں۔ نواز شریف

معزول وزیراعظم نواز شریف اور احتساب بیورو کے سابق سربراہ سیف الرحمن کو ہیلی کاپٹر ریفرنس کی سماعت کے سلسلے میں اٹک قلعہ میں قائم احتساب عدالت کے روبرو پیش کیا گیا۔ معزول وزیراعظم نے احتساب عدالت کے سامنے موقف اختیار کیا کہ انہیں اٹک قلعہ کی سب جیل میں قید تنہائی میں رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ملاقاتوں سے پہلے لیگ کو اعتماد میں لیں

بیگم کلثوم نواز نے راجہ ظفرالحق اور میاں اظہر کی چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف سے ملاقات کے حوالے سے کہا ہے کہ کیا ہی اچھا ہوتا اگر ان ملاقاتوں سے پہلے نواز شریف اور لیگ کو اعتماد میں لے لیا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ملاقات نواز شریف کی اجازت اور ان کے علم میں لائے بغیر کی گئی ہے۔

ملاقاتیں اچھا آغاز ہے

وفاقی وزیر داخلہ نے چیف ایگزیکٹو سے سیاستدانوں کی ملاقاتوں کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ایک اچھا آغاز ہے۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔

ایمل کانسی کی سزائے موت معطل

امریکی حکومت نے میر **ایمل** کانسی کی سزائے موت پر عملدرآمد روک دیا ہے۔ انہیں امریکہ کی عدالت نے سی آئی اے ہیڈ کوارٹر میں دو ایجنٹوں کو قتل کرنے کے الزام میں موت کی سزا کا حکم دیا ہے۔ جس پر اس ماہ 7۔ جولائی کو عملدرآمد ہونے والا تھا۔ پاکستان میں میر **ایمل** کانسی کے وکیل بیرسٹر جاوید اقبال جعفری نے بتایا کہ امریکی ریاست ورجینیا کے گورنر کی جانب سے انہیں تحریری طور پر آگاہ کیا گیا ہے کہ میر ایمل کانسی کی سزائے موت پر عملدرآمد عارضی طور پر روک دیا گیا ہے۔

لاہور میں طوفانی بارش

صوبائی دارالحکومت میں بارش کی وجہ سے مکان گرنے کے حادثات میں 6 افراد جاں بحق ہو گئے۔ شالیمار کے علاقے میں ایک مکان گرنے سے ایک ہی خاندان کے چار جبکہ گجر پورہ کے علاقے میں ایک دیوار گرنے سے دو افراد جاں بحق ہو گئے۔ بارش سے نشیبی علاقے زیر آب آ گئے۔ سول ڈیفنس اور پولیس نے متاثرہ علاقوں میں امدادی کام شروع کر دیئے ہیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق لاہور میں ایک گھنٹے میں 18 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ بارش کے ساتھ 80 کلومیٹر کی رفتار سے آندھی بھی چلتی رہی جس سے بڑی تباہی ہوئی۔

ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے

چیف ایگزیکٹو نے کہا ہے کہ میں سپریم کورٹ کے فیصلے کا احترام کرتا ہوں اور میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق جمہوریت بحال کر کے اقتدار عوامی نمائندوں کے سپرد کر دوں گا۔ میں اس بات سے خوش ہوں کہ میں پاکستان کی ترقی و خوشحالی کے لئے کام کر رہا ہوں لیکن ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔ یہ بات انہوں نے بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔

بھارت سے جنگ نہ کرنے کے معاہدہ کی کوئی تجویز نہیں

وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا ہے کہ بھارت کے ساتھ جنگ نہ کرنے کے کسی معاہدہ کی کوئی تجویز قطعاً زیر غور نہیں۔ اگرچہ ماضی میں دونوں ممالک نے متعدد بار ملتی جلتی تجاویز پر مذاکرات بھی کئے لیکن یہ بیل منڈھے نہ چڑھ سکی۔ دفتر خارجہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کے دوران ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا کہ میری بہترین معلومات کے مطابق فی الوقت اس قسم کی کوئی تجویز زیر غور نہیں۔

ملتان میں ہڑتال 7۔ تاجر گرفتار

تاجروں کی گرفتاریوں اور تشدد کے خلاف چوتھے دن بھی ملتان میں مکمل ہڑتال رہی۔ چوک شہیداں اور لوہا مارکیٹ میں تاجروں نے احتجاجی مظاہرے کئے۔ ٹمبر مارکیٹ میں بھی تاجروں نے احتجاجاً ٹائر جلائے جبکہ پولیس نے 7 مظاہرین کو موقع پر گرفتار کر لیا۔ شہر کے دیگر تجارتی مراکز میں جزوی ہڑتال رہی۔

ہر جگہ کرپشن ہے

قومی احتساب بیورو کے چیئرمین جنرل سید محمد امجد نے کہا ہے کہ سڑک کی تعمیر سے آبدوز کی خریداری تک کنٹریکٹ اور کرپشن لازم و ملزوم ہو گئے ہیں۔ اس وقت چھ دفاعی سودوں کی تفتیش ہو رہی ہے یہ باتیں انہوں نے سعودی عرب کے ہفت روزہ اردو میگزین کو انٹرویو دیتے ہوئے کہیں۔

اسرائیل، بھارت معاہدہ

بھارت اور اسرائیل نے باہمی تعاون بڑھانے کے لئے مشترکہ وزارتی کمیشن کے قیام کا سمجھوتہ کیا ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے اسرائیلی رہنماؤں سے مذاکرات کے بعد کہا ہے کہ دونوں ملکوں نے دہشت گردی کی روک تھام کے معاملہ پر دونوں ملکوں میں مذاکرات کا اگلا دور اب جلد ہی نئی دہلی میں ہو گا۔ بی بی سی کے مطابق ان مذاکرات میں بھارت نے تحریک آزادی کشمیر اور شمالی علاقہ میں علیحدگی کی تحریکوں کو کچلنے کے لئے اسرائیل کے تعاون سے حکمت عملی مرتب کرنے کی خاطر سمجھوتہ کر لیا ہے۔

بجلی مہنگی ہونے کا امکان

وفاقی حکومت کی جانب سے 15 فیصد سبسڈی واپس لینے اور فرنس آئل کے نرخوں میں حالیہ اضافہ کے بعد اس بات کا امکان ہے کہ واپڈا بجلی کے نرخوں میں 23 فیصد اضافہ کر دے گا۔ واپڈا حکام نے بتایا کہ واپڈا نے نرخوں میں 27 فیصد اضافے کا مطالبہ کیا ہے تاہم وفاقی حکومت نے واپڈا سے کہا ہے کہ وہ اضافہ کی سطح 20 فیصد سے کم رکھے تاہم واپڈا کے ذرائع کو توقع ہے کہ حکومت 23 فیصد اضافہ کی منظوری دے دے گی۔

گلیشیئرز پگھل گئے اور پانی کی سطح بلند ہو گئی

شمالی علاقہ جات میں گذشتہ چار روز سے جاری خشک موسم اور تیز دھوپ کے باعث برف پگھلنے سے بڑے بڑے گلیشیئرز کا جمود ٹوٹ گیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری، سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: عثارل اصفہان۔ شجر کار۔ ویجی ٹیبل ڈائز۔ کو کیشن۔ افغانی وغیرہ

Phones: 042-6306163, 042-6368130
FAX: 042-6368134 E-mail:mobi-k@usa.net

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12 ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض

مشہور دواخانہ

مطب حمید

کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

*ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ۔
کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ ☎ 212755-212855

*ہر ماہ 12-11-10 تاریخ NW741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی ☎ 415845

*ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل بدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎ 214338

*ہر ماہ 23-22-21 تاریخ محمود آباد نمبر 3 نزد پوسٹ آفس کراچی نمبر 44 ☎ 5889743

*ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502

باقی دنوں میں مشورہ کے خواہش منداس جگہ تشریف لائیں

مطب حمید

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ

FAX: 219065 ☎ 291024